82357 ـ فوت شدگان کی مرثیہ خوانی کا حکم

سوال

فوت شدگان کی مرثیہ خوانی اور اس کے لیے اجتماع کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

مرثیہ اور الرثاء یہ ہے کہ کسی شخص کی موت کے بعد آہ و بکا کی جائے اور رویا جائے اور اس کی مدح ثنائی ہو، اور اسی طرح نظم اور اشعار بنا کر پڑھنے کو بھی الرثاء اور مرثیہ خوانی کہا جاتا ہے.

دیکھیں: لسان العرب (147 / 309).

اور اس سے مراد یہ بھی ہے کہ: کسی ناپسندیدہ کام میں پڑنے سے تکلیف محسوس کرنا.

درج ذیل حدیث میں الرثاء اسی معنی میں استعمال ہوا ہے.

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(لیکن مسکین سعد بن خولہ) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج اور تکلیف ہوئی کہ وہ مکہ میں فوت ہو گئے.

صحیح بخاری حدیث نمبر (1296).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فتح الباری میں لکھتے ہیں:

" قولہ:

" ان کے مکہ میں فوت ہونے کا رسول کریم صلی اللہ وسلم کو رنج اور تکلیف ہوئی"

یہ زھری رحمہ اللہ کی کلام ہے.

دیکھیں: الفائق (2 / 36).

مرثیہ کے متعلق علماء کرام کے اجمالا دو قول ہیں:

پہلا قول:

شافعیہ اور احناف کے ہاں مرثیہ میں کوئی حرج نہیں.

دیکھیں: حاشیۃ ابن عابدین (2 / 239) نہایۃ المحتاج (3 / 17).

انہوں نے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ایسا کیا ہے، اور اسی طرح بہت سے اہل علم بھی ایسا کرتے رہے ہیں.

دیکھیں: شرح المنہاج للجمل (2 / 215).

دوسرا قول:

مرثیہ کرنا مکروہ ہے، یہ شافی حضرات کا قول ہے.

دیکھیں: نہایۃ المحتاج (3 / 17).

انہوں نے استدلال کرتے ہوئے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ سے منع فرمایا ہے.

عبد اللہ بن ابی عوفی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ کرنے سے منع فرمایا "

مسند احمد حدیث نمبر (18659) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1592).

اس حدیث کا دار و مدار علی ابراہیم الھجری پر جو عبد اللہ سے روایت کرتا ہے، جس کے متعلق بوصیری نے مصباح الزجاجۃ میں " ضعیف جدا " کہا ہے، اور سفیان ابن عیینہ، یحیی بن معین، نسائی وغیرہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے.

اور امام بخاری رحمہ اللہ اس کے متعلق کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے، اسی لیے ضعیف ابن ماجہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ نے بھی اسے ضعیف قرار دیا ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" احناف کی کتاب " الدر المختار میں ہے کہ شعر وغیرہ کے ساتھ میت کا مرثیہ کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن اس کی مدح و ثناء میں افراط اور مبالغہ سے کام لینا اور خاص کر اس کے جنازہ کے وقت ایسا کرنا مکروہ ہے، اور امام

نووی رحمہ اللہ نے " المجموع " میں صاحب تتمہ سے بیان کیا ہے کہ: میت کے آباء و اجداد اور اس کے خصائل اور افعال کا ذکر کر کے مرثیہ کرنا مکروہ ہے، اولی اور بہتر یہی ہے کہ اس کے لیے استغفار اور بخشش کی دعا کی جائے.

اور حنابلہ بیان کرتے ہیں کہ:

ایسا وعظ اور تقریر یا شعر جو مصیبت کو ہیجان دے اور اسے زیادہ کرے یہ بھی نوحہ میں شامل ہوتا ہے، یعنی اس نوحہ میں جو شرعی طور پر ممنوع ہے، شیخ تقی الدین رحمہ اللہ کا یہی کہنا ہے " انتہی.

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (22 / 98).

اور " الفروق " میں قرافی رحمہ اللں نے مرثیہ کو چار قسموں میں تقسیم کرتے ہوئے کہا ہے:

مرثیہ خوانی کی اباحت اور مرے ہوئے بادشاہوں اور معین افراد کا مرثیہ کہنے والے شاعروں کو فاسق نہ کہنے کا معاملہ مطلق نہیں ہے، چاہے یہ لوگوں کے مابین مشہور ہے، بلکہ حق اور انصاف تو یہ ہے کہ مرثیہ چار قسموں میں منقسم ہوتا ہے:

1 ـ حرام اور کبیرہ گناہ.

2 ـ حرام اور صغیرہ گناہ.

3 ـ مباح.

4 ـ مندوب.

حرام اور کبیرہ کا ضابطہ یہ ہے کہ: ہر وہ کلام جو نفس میں یہ اعتقاد اور سوچ پیدا کرے کہ اس قضاء میں اللہ رب العزت کا فیصلہ صحیح نہ تھا یہ ظلم ہے، اور اس شخص کی موت میں کوئی مصلحت نہ تھی، بلکہ عظیم فساد ہے، تو اس طرح اس کلام کو سن کر سامعین کا ایسا اعتقاد بنا لینا حرام اور کبیرہ گناہ ہے، چاہے یہ مرثیہ نظم میں ہو یا نثر میں.

مثلا کوئی شاعر اپنی کلام میں یہ بات کہے:

وہ شخص فوت ہوگیا جس کے لشکر میں سے ایك موت بھی تھی، اور جس سے قضاء بھی خوفزدہ تھی.

تو اس کے شعر میں یہ کہہ کر قضاء کے لیے تعریض کی گئی ہے کہ: " جس کے لشکر میں موت بھی شامل تھی " اس

میت کی تعظیم اور عظمت کے اعتبار سے یہ بات کہی گئی ہے، اور یہ مناسب نہیں تھا کہ منصب خلافت اس طرح کی میت سے خالی ہوتی، اور اس طرح کے ایام پھر کب آئینگے ؟ اور اس طرح کی دوسری کلام کہنا.

اور شعر کا دوسرا مصرعہ:

" اس سے قضاء بھی خوفزدہ تھی "

اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ (نعوذ باللہ) اللہ تعالی بھی اس سے خوفزدہ تھا، اور اگر یہ صریح کفر نہ بھی ہو جیسا کہ الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے تو یہ کفر صریح کے قریب ہے، اسی لیے جب شیخ عزالدین بن عبد السلام بغداد میں خلیفہ کی تعزیت کے لیے قائم کی گئی مجلس میں حاضر ہوئے جہاں بادشاہ اور صالحین اور بڑے بڑے لوگ اور قراء اور شاعر حضرات بھی جمع تھے تو ایک شاعر نے اپنے مرثیہ میں یہ شعر کہا:

وہ شخص مر گیا جس کے لشکر میں موت بھی شامل تھی.

جب شیخ نے یہ شعر سنا تو اس کی تادیب کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ اسے ادب سکھایا جائے، اور اسے قید کر دیا جائے، اور اس کی بہت سخت سرزنش کی، اور اس کے اس مرثیہ کی قباحت ثابت کرنے میں بہت شدت اور مبالغہ سے کام لیا، اور اس شاعر کو تعزیر لگانے کے بعد بہت دیر تک جیل میں بند رکھا گیا.

پھر اس کے بارہ میں امراء اور رؤساء کی سفارش کے بعد اس شاعر سے توبہ کروائی گئی اور اسے حکم دیا گیا کہ وہ اللہ تعالی کی مدح اور ثنا میں ایک قصیدہ بنائے، تا کہ اللہ تعالی کی قضاء پر اعتراض والے شعر کا کفارہ بن سکے، جس میں اس نے یہ اشارہ کیا تھا کہ اللہ تعالی بھی میت سے خوفزدہ تھا.

اور اکثر شاعر اس طرح کے مشکل معاملات پیش آنے پر دوسروں کو اچھا لگنے اور تعجب میں ڈالنے اور مدح کرنے کی رغبت رکھتے ہوئے اس طرح کی باتیں اکثر کر دیا کرتے ہیں، وہ ایسا معنی لے آتے ہیں جو ان سے قبل کسی نے نہیں کہا ہوتا، تو اس طرح وہ اس طرح کی کلام میں پڑ جاتے ہیں.

مرثیہ خوانی میں سب سے بری اور غلط قسم یہی ہے.

اور حرام صغیرہ کا ضابطہ یہ ہے کہ: ہر وہ کلام چاہے وہ اشعار میں ہو یا نثر میں وہ پہلی قسم کے درجہ تک نہ پہنچی ہو، لیکن وہ میت کے اہل و عیال سے تسلی اور صبر کو دور کر کے ان میں افسوس اور غم میں ہیجان پیدا کر دے، حتی کہ قلت صبر و ضجر کی بنا پر اپنے آپ کو تکلیف دینے لگیں اور ماتم کریں، اور ہو سکتا ہے وہ اس کلام کو سن کر اپنے گریبان چاک کر لیں اور ناامید ہو جائیں، اور رخسار پیٹنے لگیں، تو یہ مرثیہ حرام صغیرہ گناہ ہوگا.

اور مباح مرثیہ کا ضابطہ یہ ہے کہ:

ہر وہ کلام جس میں مندرجہ بالا دونوں قسموں میں سے کوئی چیز بیان نہ ہوئی ہو، بلکہ میت کا دین بیان ہوا ہو، اور یہ کہ وہ اپنے اچھے اور صالح اعمال کا بدلہ حاصل کرنے کے لیے اور سعادت مند لوگوں کا پڑوس حاصل کرنے کے لیے اس دنیا فانی سے انتقال کر گیا ہے، اور اسے بھی اسی طرح موت آئی ہے جو عام لوگوں کو آتی ہے، اور یہ موت کا راستہ بہت ہی ضروری ہے، اور یہ ایسی جگہ اور چیز ہے جس میں ساری مخلوق شریک ہے، اور ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر ایک نے گزرنا ہے، تو اس طرح کی کلام سے یہ مباح اور حرمت سے خالی ہوگا.

اور مندوب مرثیہ یہ ہے کہ:

مباح قسم میں جو اشیاء بیان ہوئی ہیں اس سے زیادہ ہر وہ کلام جس میں اہل میت کو صبر و تحمل کی تلقین اور اجروثواب کے حصول پر ابھارا گیا ہو، اور یہ بیان ہوا ہو کہ اہل میت کو چاہیے کہ وہ اپنے فوت شدہ شخص کو اللہ کی راہ میں گیا ہوا سمجھیں، اور یہ اعتماد رکھیں کہ اللہ تعالی انہیں اس کا نعم البدل عطا فرمائےگا، تو یہ قسم مندوب ہوگی، اور اسی کا حکم بھی دیا گیا ہے.

عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ جب وہ فوت ہوئے تو ان کے بیٹے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی کے لیے یہ مصیبت بہت بھاری تھی تو ایک اعرابی دیہات سے آیا اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کے متعلق دریافت کیا اور انہیں تلاش کر کے ان کے پاس آ کر کہنے لگا:

" آپ صبر و تحمل سے کام لیں، تو ہم بھی آپ کے ساتھ صبر کرینگے، کیونکہ رعایا کا صبر ان کے بڑے اور سردار کے صبر کے وقت ہوتا ہے.

عباس رضی اللہ تعالی عنہ کے بعد ان کا اجروثواب آپ کے لیے اجرو ثواب بہتر ہے، اور آپ کے لیے عباس سے بہتر اللہ تعالی ہے.

جب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس اعرابی کا یہ مرثیہ سنا اور اس کے شعر کو بالاستیعاب لیا تو ان کی یہ عظیم تکلیف اور مصیبت جاتی رہی.

یہ کلام انتہا درجہ کا مرثیہ تھی جو کہ مصیبت کو ہلکی کرنے اور غم کو ختم کر دینے والی اور قضاء کے تصرف کی محسن تھی، اور اللہ رب العزت کی حمد و تعریف بیان کرنے والی تھی، اور بہتر پہچان تھی، تو یہ خوبصورت و جمال سے پر ہے.

=

جو مرثیہ بھی آپ کے پاس آئے آپ اسے اس قانون اور قاعدے کے مطابق پرکھیں، اللہ تعالی ہی زیادہ علم رکھنے والا

ہے. انتہی مختصرا.

دیکھیں: الفروق (2 / 174).

تحفة الاحوذی میں ہے:

" اگر یہ کہا جائے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ سے روکا ہے جیسا کہ مسند احمد اور ابن ماجہ کی حدیث میں ہے جسے امام حاکم رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کرنے سے منع فرمانے کے باوجود خود کیسے ایسا کام کیا ؟ ۔ یعنی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ کی مندرجہ بالا حدیث میں ۔ ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ:

وہ مرثیہ ممنوع ہے جس میں میت کی مدح ثنائی اور اس کے محاسن اور صفات اس انداز سے بیان کیے جائیں کہ غم اور تکلیف میں ہیجان پیدا ہو، اور اس سے غم کی تجدید ہو جائے، یا اس کے لیے تقریب منعقد کر کے مرثیہ پڑھا جائے، یا کثرت کے ساتھ ایسا کیا جائے.

یہاں اس حدیث میں مراد یہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا رنج ہوا اور تکلیف اور غم ہوا کہ ہجرت کے بعد بھی سعد رضی اللہ تعالی عنہ مکہ میں فوت ہوئے ہیں، نہ کہ اس سے میت کی مدح ثنائی تھی جو غم اور تکلیف میں ہیجان پیدا کرے، قسطلانی رحمہ اللہ نے ایسے ہی ذکر کیا ہے " انتہی.

مزید تفصیل کے لیے آپ فتح الباری (3 / 164 - 165) بھی دیکھیں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا ایسے قصیدے جس میں میت کی مرثیہ خوانی کی گئی ہو وہ حرام نہی میں شامل ہوتے ہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

" جن قصائد میں میت کا مرثیہ بیان گیا ہو وہ حرام نہی میں شامل نہیں ہوتے، لیکن کسی کے لیے کسی کی صفت اور تعریف بیان کرنے میں غلو کرتے ہوئے اسے کسی جھوٹی صفت سے موصوف کرنا جائز نہیں، جیسا کہ اکثر شعراء کی عادت ہوتی ہے " انتہی.

ماخوذ از: مجموع فتاوی ابن باز.

اس بنا پر مرثیہ خوانی کی تقریب منعقد کرنا، اور اس کے لیے جلسے اور اجتماع کرنا خاص کر جب اس کے ساتھ غم و حزن اور تکلیف میں ہیجان پیدا ہوتا ہو، یا پھر تقدیر پر اعتراض پیدا ہو، یا میت کو کسی جھوٹے وصف سے موصوف کیا جائے جو اس میں نہیں پایا جاتا، اور اس طرح کے دوسرے حرام امور ممنوع ہیں.

لیکن صرف میت کے محاسن اور اچھے اعمال بیان کرنا، اور اس میت پر رنج و غم ظاہر کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن اس میں بھی شرط یہ ہے کہ مندرجہ بالا ممنوعات وغیرہ سے خالی ہو.

واللہ اعلم .